بہائیت اور عالم عرب کی نہایت اہم قرارداد

قاہرہ سے عرب لیگ نے اسرائیل سے ہر شعبہ زندگی میں بائیکاٹ کے اداروں ——— مکاتب المقاطعة العربية لاسرائيل ——— کی طرف سے اپنی ایک نہایت اہم اور قابل توجہ قرارداد نشر کی ہے، جو سارے اسلامی ممالک کی فوری توجہ کی مستحق ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بہائی فرقہ کے بارہ میں ایسے قطعی شواہد مل چکے ہیں کہ وہ درپردہ عالم عرب اور مسلمانوں کے خلاف اسرائیل اور صیہونیت کا آلہ کار ہے۔ اور اسرائیل میں قائم کردہ اپنے مرکز کے ذریعہ پورے عالم عرب میں سازشوں کا جال بچھا رہا ہے۔ یہ لوگ اسرائیل کی مالی مدد بھی کرتے ہیں۔ قرارداد میں بہائیت کو قطعی غیر اسلامی صیہونی فرقہ قرار دیتے ہوئے بلیک لسٹ میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اور عرب ممالک میں اسکی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگانے کا کہا گیا ہے۔ عرب پریس اور علمی و سیاسی شخصیتوں نے اس قرارداد کا بجا طور پر زبردست خیر مقدم کیا ہے۔ سعودی عرب اور رابطہ عالم اسلامی نے اس بروقت تنبیہ پر عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری اور برسرپیکار عرب اداروں کو مبارکباد دی ہے۔ اس سے قبل پچھلے سال مکہ مکرمہ میں دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں نے بھی اپنے اجلاس اپریل ۷۴ء میں بہائیت کے بارہ میں ایسی ہی واضح اور غیر مبہم قرارداد میں مسلمانوں سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ بہائی تنظیم کے تمام مراکز، لٹریچر اور سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ اس اجلاس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت اور ان سے کلی مقاطعہ کرنے کی وہ تاریخی قرارداد بھی پاس ہوئی تھی جو بعد میں قادیانی تحریک کے دوران مسلمانوں کے کاز کو تقویت پہنچانے کا باعث بنی عرب پریس بہائیت کے بارہ میں اس قرارداد پر بحث کرتے ہوئے اس فرقہ کی بہت سی صیہونی اور اسلام دشمن سرگرمیوں سے پردہ اٹھا رہی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بہائی فرقہ ایک مذہب اور فرقہ ہے ہی نہیں بلکہ دراصل وہ اس پردہ میں اسلام اور عالم اسلام کے خلاف صیہونی پروڈکولات اور سامراجی و یہودی منصوبوں کی تکمیل ہی کی ایک اہم کڑی ہے۔ یہی منصوبے ہیں جو ایک طرف تو عالمی تنظیم فری میسن روٹری کلب، لائنز کلب، غیر مسلم مشنری اداروں، فحش جنسی لٹریچر اور استشراق و تحقیق کے نام نہاد اداروں کی شکل میں مسلمانوں میں انسانی اور اخلاقی قدروں کی تباہی، فکری انتشار و اختلاف سیاسی ضعف و اضمحلال برپا کرنے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف بہائیت، قادیانیت اور اس طرح کی کئی ایک فرقوں اور جماعتوں کے لبادہ میں ملت مسلمہ پر شبخون کا کام کرتے ہیں۔ بہائیت کے آغاز، محرکات عقائد و اعمال اور سرگرمیوں میں گئے بغیر ایک سطحی نظر سے بھی اس کے اصل عزائم

اور مقاصد کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ بہائیت نے شیعیت سے جنم لیا اور اس کے بانی مرزا علی محمد باب شیرازی (۱۸۲۰ء) نے شیعی غلو محبت اور اعتقاد کی آڑ لیکر اس مذہب کو فروغ دیا۔ اور عقائد و اعمال اوہام و خرافات کا ایک ایسا معجون مرکب تیار کر کے پیش کیا جسے اسلام سے تو کیا کسی بھی آسمانی مذہب کے دعویدار نظامِ ہدایت وارشاد سے دور کا بھی تعلق نہ رہا۔ چونکہ اس کی تاسیس ہی درحقیقت مذہب کی آڑ میں مسلمانوں کی عداوت پر رکھی گئی تھی تو اس کے علمبرداروں نے بھی کسی اخلاقی مجد و شرف، انسانی اقدار، شرافت، عقل و فکر کی پختگی، عقیدہ و عمل کی اصابت کا لحاظ کئے بغیر اس ملغوبہ میں ہر وہ عنصر شامل کر دیا جو کسی نہ کسی طرح بھی اخلاقی و مذہبی اقدار سے باغی اباحیت زدہ انسانوں کیلئے باعث کشش بن سکے اس سلسلہ میں حیاء، شرافت، حلال و حرام، جائز و ناجائز عقیدہ اور اوہام، عقل اور سخافت کا کوئی سوال نہ تھا۔ اباحیت کے مارے ہوئے یہود و نصاریٰ نے اسے اپنی تشنگی کا علاج اور صیہونیت واستعمار نے اسے مسلمانوں کے خلاف شرمناک مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ سمجھا اور اس طرح وہ مغرب کے یہود و نصاریٰ مشرق کی مجوسی اور مریض ذہنیتوں کا مرکز نظر بن گیا اہل یورپ دھڑا دھڑ اس میں شامل ہونے لگے مشہور مستشرق گولڈزیہر کا اعتراف ہے کہ:

امریکہ میں قائم ہونے والی علمی اور ادبی انجمنوں نے اس کے اصول و ضوابط کے استحکام و فروغ میں نہایت بھرپور حصہ لیا۔ (انہی اصول و ضوابط کے استحکام نے ہمارے ہاں روٹری کلب اور لائنز کلب جیسی انجمنوں کا روپ دھار لیا۔ راقم) طبعی طور پر بہائیت اپنے سرپرستوں کے دیس امریکہ کے دور افتادہ علاقوں تک پھیل گئی اور شکاگو کو مرکز بنا لیا گیا۔ (العقیدہ والشریعۃ ص ۲۵)

پہلی اور دوسری جنگِ عظیم کے بعد عالمی استعمار کو عالمِ اسلام کی بیداری سے خطرہ لاحق ہوا تو ٹھیک یہی زمانہ دنیا میں بہائیت کے فروغ اور ترویج کے لئے نہایت سازگار ثابت ہوا، کافی عرصہ قبل جب حکومت مصر کے سامنے اس فرقہ کی غیر اسلامی، غیر انسانی اور صیہونی تصویر آگئی تو وہاں کے محکمۂ قضا یہاں تک کہ پارلیمنٹ اور وزارتِ داخلہ نے بھی اس فرقہ کو پرامن اور مسلمان شہریوں کے حقوق دینے سے انکار کر دیا۔

اب جبکہ عالم عرب کی نہایت اہم کمان عرب لیگ نے اتنی ذمہ داری سے بہائیت سے عرب ممالک کو متنبہ کرایا ہے۔ تو اس کے پاس قطعی اور کھلے شواہد ہوں گے۔ (گنجائش ہوتی تو ہم خود بھی اس کی نقاب کشائی میں تفصیل میں جاتے۔) تو نہ صرف عالم عرب بلکہ تمام اسلامی حکومتوں کی غیرت ملی، حمیت دینی اور قومی و سیاسی مقاصد کا تقاضا ہے کہ اس قرارداد پر لبیک کہتے ہوئے بہائیت کی

تمام دعوتی، ثقافتی اور سیاسی سرگرمیوں کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیا جائے۔ عرب پریس میں اس قرارداد کے ساتھ فری میسن، روٹری اور لائنز کلب کا بھی ذکر آرہا ہے اور قادیانیت کی ریشہ دوانیوں کا بھی، اوّل الذکر پر پاکستان میں رسمی اور قانونی پابندی لگ چکی ہے۔ گو اس کی سرگرمیاں اب تک جاری اور مشتبہ ہیں، روٹری اور لائنز کلب کا مسئلہ بھی ۵ر جولائی ۱۹۷۳ء کو قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی قرارداد کی ضمن میں زیر بحث آیا تو حکومت نے انہیں علمی اور ثقافتی ادارے قرار دیتے ہوئے ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ مگر اب جبکہ ان اداروں اور فرقوں کی سرگرمیاں پورے عالم اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ بن چکی ہیں تو حکومت کو بھی نہایت دانشمندی سے ان اداروں کے بارہ میں نظر ثانی کرنی چاہیئے؛ بدقسمتی سے ہمارا ملک ان تمام ملت کش عناصر کے لئے نہایت زرخیز ثابت ہو رہا ہے اور بہائی فرقہ بھی منظم شکل میں اپنی کوششوں میں مصروف ہے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں اس کے مراکز ہیں اور لٹریچر تقسیم ہو رہا ہے۔ کراچی، لاہور، لائل پور میں اسکی تبلیغی سرگرمیاں زوروں پر ہیں اب حکومت اور تمام اسلامی ممالک کا فرض ہے کہ ایسے تمام عناصر کا قلع قمع کر دے جو مار آستین بن کر ملک و ملت کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں۔

حکومت کو بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے کہ مرزائی دستور ساز اسمبلی کے متفقہ آئینی فیصلہ کو چیلنج کر رہے ہیں۔ اب جبکہ قادیانیوں کے سرکاری آرگن الفضل ۱۷ر مارچ ۱۹۷۵ء نے علی الاعلان اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرنے کا اعلان کیا ہے اور یہ اعلان نوائے وقت لاہور ۲۲ر مارچ میں بھی آچکا ہے۔ ادھر ظفراللہ قادیانی نے بھی اپنے حالیہ مضامین میں اس آئینی ترمیم کو ٹھکرا دیا ہے۔ تو اب یہ وضاحت کرنا حکومت کا کام ہے کہ ایسے اعلانات اور سرگرمیاں دستوریہ کی توہین اور آئین سے غداری اور بغاوت کے زمرہ میں آتی ہیں یا نہیں۔؟ اور اب یہ فیصلہ بھی کہ بھٹو صاحب پاسبانِ ختمِ نبوت ہیں یا محافظِ مرزائیت، ایسے اعلانات کے بارہ میں بھٹو صاحب کے ردِ عمل اور آئندہ اقدامات پر موقوف ہے ——۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق

۱۳ر ربیع الاول ۱۳۹۵ھ